حکمتِ سیّد مودودیؒ

ہماری دعوت اور بدلتے حالات

سوال:۔ پاکستان کے موجودہ حالات میں عوام کے رجحانات کو سامنے رکھتے ہوئے تحریکِ اسلامی کی سیاسی حکمتِ عملی کیا ہونی چاہیے؟

جواب:۔ پاکستان کے موجودہ حالات میں عوام کے رجحانات کو سامنے رکھتے ہوئے "ہماری سیاسی پالیسی کیا ہونی چاہیے"، میں اس کا ایک اُصولی جواب دینا ضروری سمجھتا ہوں، تاکہ ہمارے رفقا کسی غلط طرزِ فکر میں مبتلا نہ ہو جائیں۔ اس میں شک نہیں کہ ہم جس ملک میں، جس قوم میں، جس زمانے میں، اور جن حالات میں کام کر رہے ہیں، ہمیں کوئی پروگرام بناتے ہوئے اُن سب کو ملحوظ رکھنا پڑے گا۔ لیکن ہماری اُصولی دعوت لازماً ایک ہی رہے گی، ہمارا بنیادی مقصد بھی قطعاً ناقابلِ تغیّر ہوگا، اور اپنا عملی پروگرام بناتے ہوئے ہم ان چیزوں کو صرف اس حیثیت سے ملحوظ رکھیں گے کہ اس ملک میں اس زمانے کے حالات میں اپنی دعوت کو کس طریقے سے فروغ دیں، اور اپنے مقصد کے حصول کے لیے اِس قوم کے اچھے رجحانات سے کس طرح فائدہ اُٹھائیں، اور اس کے بُرے رجحانات کو کس طرح بدلیں کہ وہ ہمارے مقصد کی راہ میں کم از کم رُکاوٹ تو نہ بن سکیں۔ اِس نقطۂ نظر سے اِن چیزوں کو ملحوظ رکھنا تو عین تقاضائے حکمت ہے لیکن اگر ہم زمان و مکان کے حالات اور لوگوں کے رجحانات کو دیکھ کر اپنی دعوت اور اپنے مقصد ہی پر نظرِثانی کرنے بیٹھ جائیں تو یہ سراسر گمراہی ہے جس کا خیال تک ہمارے ذہن میں نہ آنا چاہیے۔ طریقِ کار حالات کے لحاظ سے بدلا جاسکتا

ہے۔ حکمتِ عملی میں لوگوں کے اچھے یا بُرے رجحانات کے لحاظ سے تغیر کیا جاسکتا ہے مگر اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے اسلام اور اس کی دعوت کے جو اُصول مقرر کر دیے ہیں، ان میں ذرّہ برابر کوئی ردوبدل لوگوں کے رجحانات یا زمانے کے حالات کو دیکھ کر نہیں کیا جاسکتا۔ اللہ اور اس کے رسولؐ نے جس چیز کو قائم کرنے کا حکم دیا ہے۔ ہمیں ہر حال میں اُسی کو قائم کرنے کی کوشش کرنی ہوگی۔ یہ الگ بات ہے کہ ہم جس ملک میں کام کر رہے ہوں، اُس کے حالات کا لحاظ کرتے ہوئے ہم اس مقصد کے لیے سعی و جہد کے ایک طریقے کو موزوں پا کر اختیار کرلیں اور دوسرے طریقے کو ناموزوں سمجھ کر ترک کر دیں۔ اِسی طرح جن چیزوں کو اللہ اور اُس کے رسولؐ مٹانا چاہتے ہیں اُن کو مٹانا ہی ہماری کوششوں کا ہمیشہ مقصود رہے گا، یہ اور بات ہے کہ ہم اپنی استطاعت اور ملک کے حالات اور عوام کی مزاجی کیفیات کو دیکھ کر یہ طے کریں کہ کن چیزوں کو مٹانے کی کوشش مقدم اور کن کے مٹانے کی کوشش مؤخر رکھی جانی چاہیے۔ نیز یہ کہ اس غرض کے لیے ہم کونسی تدابیر اختیار کرسکتے ہیں اور کن تدابیر کا اختیار کرنا غیر ممکن، غیر مفید، یا غیر مناسب ہے۔ (ترجمان القرآن۔ مئی ۱۹۷۵ء صفحہ ۱۴۰)

محمد یوسف صاحب ناظم لائبریری۔
ادارہ معارف اسلامی۔ منصورہ۔ لاہور